کرتے کرتے جانیں وار گئے۔ حضرت خبیب ابن عدی، عاصم قاری، طلحہ اور ابودجانہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اتباع میں حرمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ختم نبوت کے تحفظ کا فرض ادا کرتے کرتے قربان ہو گئے۔ ہم نے کبھی اغیار سے مفاہمت نہیں کی، ہم نے سیاسی مفادات کی زلہ ربائی میں حق اور اہل حق کو کبھی قربان نہیں کیا، ہم نے دینی مفاد پر مجلس احرار اسلام کے سیاسی مفادات کو ہمیشہ قربان کیا ہے۔

ہم حکومت الٰہیہ کی منزل کے راہی ہیں اور اس راہ میں قربانی ہی قربانی ہے۔ احرار قربانیاں دیتے ہوئے آگے بڑھتے جائیں گے۔

آخر وہ وقت ضرور آئے گا جب منزل خود احرار کا استقبال کریگی (ان شاء اللہ)

(۲۸ مارچ ۱۹۸۰ء خانپور)

یہ تھے جانشین امیر شریعت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ جنہیں ہم "حافظ جی" کے نام سے پکارتے۔

سید ابوذر بخاری

روداد

وفورِ سوزِ فرقت سے ہوئی ہے خستہ جاں میری
ذرہ نظرِ کرم، للہ سن للو داستاں میری

مجھے حکمِ بیاں مل جائے سرکارِ نبوت میں
مرے بس میں نہیں ہے قوتِ ضبطِ فغاں میری

کہاں "حم و مزمل"، کہاں اک بندہ احقر
قیاسِ مدحِ "احمد" سے لرزتی [redacted] زباں میری

دلِ صد چاک کے ٹکڑے بطورِ نذر لایا ہوں
قبولِ آستاں ہو جائے جنسِ رائیگاں میری

میں وہ بلبل ہوں جس کے دم سے تھی سب رونقِ گلشن
"چمن والوں نے لوٹی ہے متاعِ آشیاں میری"

وہ اپنا دورِ رنگیں یاد کر کے غم میں گھلتا ہوں
فزوں تر تھی نظر جب، از حدِ سود و زیاں میری

بہارِ خلد کا منظر کبھی تھی زندگی اپنی
اور اب رہتی ہے محوِ گریہ چشمِ خونفشاں میری

میری بربادیاں تم سے طلب گارِ عنایت ہیں
ہے محتاجِ کرم حالت شہنشاہِ زماں میری

دلِ مجروح کو اب چاہیئے مرہم تلطف کا
فسردہ ہو رہی ہے، غم سے پھر روحِ جواں میری

کرم فرما بسوزِ دل اثر از من نمی آید
بجز در ماندگی چیزے دگر از من نمی آید